(1962_2_733_737)

4 مئی 1961

از عدالت الاعظمیٰ

شری رام جھن جھن والا

بنام

ریاست بمبئی اور دیگران

(جے۔ایل کپور، کے۔سبا راؤ، ایم۔ہدایت اللہ، جے۔سی۔شاہ اور رگھوبر دیال، جسٹسز)

کان کنی کا معاہدہ ۔ مرکزی حکومت کا ریاستی حکومت کے حکم میں ترمیم کرنے کا حکم۔اگر ہائی کورٹ کے ذریعہ منسوخ کیا جاسکتا ہے۔

ریاستی حکومت نے درخواست گزار کو 83.18 ایکڑ کے علاقے میں کان کنی کا لائسنس دیا تھا لیکن مرکزی حکومت نے حکم میں ترمیم کی اور ہدایت دی کہ پورے علاقے میں سے 32 ایکڑ کا لائسنس نہیں دیا جاسکتا ہے اور لائسنس باقی علاقے تک محدود ہونا چاہئے۔بعد ازاں مدعا علیہ نمبر3 کو 32 ایکڑ کا لائسنس دیا گیا۔اس کے بعد درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مدعا علیہ نمبر3 کو 32 ایکڑ کا لائسنس دینے اور ہدایت جاری کرنے کے مرکزی حکومت کے حکم کو منسوخ کرنے کے لئے ایک درخواست دائر کی۔ کہ اس علاقے کا لائسنس اسے دیا جائے۔ہائی کورٹ نے درخواست خارج کر دی۔خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر۔

انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کے حکم کو ہائی کورٹ منسوخ نہیں کرسکتا کیونکہ اس نے مرکزی حکومت پر علاقائی دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کیا ہے اور جب تک مرکزی حکومت کے حکم کو رد نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہدایت نہیں دی جاسکتی ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1959 کی دیوانی اپیل نمبر236۔

سابق ناگپور ہائی کورٹ کے24 فروری 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل 1954 کی درخواست نمبر232 میں کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، جی جے گھاٹے اور نونیت لال شامل ہیں۔

جواب نمبر1 اور 2 کی طرف سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا پی کے چٹرجی اور ٹی ایم سین نے جواب دیا۔

جواب دہندہ نمبر3 کے لئے بی پی مہیشوری۔

4 مئی 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس رگھوبر دیال۔ یہ اپیل، خصوصی رخصت کے ذریعے، ناگپور کی عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف ہے، جس نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپیل کنندہ کی درخواست کو خارج کر دیا ہے۔

9 اگست 1950 کو درخواست گزار نے مدھیہ پردیش کی ریاستی حکومت کو 83.18 ایکڑ رقبے پر مینگنیز کے لیے امکانی لائسنس دینے کے لیے درخواست دی، جس میں موزا سیونی بھونڈ کی کا خسرہ نمبر 1 بھی شامل تھا۔ ریاستی حکومت نے 18 جون 1951 کو اس علاقے کے لئے امکانی لائسنس جاری کیا، اور مطلع کیا کہ مرکزی حکومت کی منظوری کے لئے زیر التوا امکانی لائسنس فارم پر مناسب وقت پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

21 اپریل 1951ء کو مدعا علیہ نمبر3 نے83.18 ایکڑ کے مذکورہ علاقے میں سے32 ایکڑ پر کان کنی کی لیز دینے کے لئے درخواست دی۔20 اکتوبر 1951 کو ریاستی حکومت نے انہیں مطلع کیا کہ درخواست گزار کو امکانی لائسنس کے تحت یہ علاقہ پہلے ہی دے دیا گیا ہے، اور یہ ان کے پاس دستیاب نہیں

ہے۔

26 نومبر 1951 کو مدعا علیہ نمبر3 نے معدنی رعایتی قواعد1949 کے قاعدہ 57 کے تحت مرکزی حکومت کو نظر ثانی کے لئے درخواست دی۔

5 ستمبر1952 کو مرکزی حکومت نے ریاستی حکومت کو لکھا کہ83.18 ایکڑ کے علاقے میں اپیل کنندہ کو امکانی لائسنس دینے سے متعلق اس کے حکم میں اس حد تک ترمیم کی جانی چاہئے کہ امکانی لائسنس کے تحت دیا گیا علاقہ51.18 ایکڑ کے کنواری علاقے تک محدود کیا جائے، کیونکہ32 ایکڑ کا علاقہ پہلے میسر اکبر علی منور علی کے پاس کان کنی کی لیز کے تحت تھا۔ تب تک ریگرنٹ کے لئے کھولا نہیں گیا تھا۔ مرکزی حکومت نے مزید ہدایت دی کہ 32 ایکڑ کے اس علاقے کو دوبارہ گرانٹ کے لئے کھول دیا جائے۔ مرکزی حکومت کی اس ہدایت کے نتیجے میں ریاستی حکومت نے18 جون 1951 کے اپنے حکم میں ترمیم کرتے ہوئے اپیل کنندہ کو امکانی لائسنس دے دیا اور اس لائسنس کو صرف 18.51 ایکڑ کے کنواری علاقے تک محدود کر دیا۔

اس کے بعد اپریل1953 میں 32 ایکڑ رقبے کے حوالے سے کان کنی کی لیز دینے کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ درخواست گزار نے83.18 ایکڑ کے لئے کان کنی کی لیز دینے کے لئے درخواست جمع کرائی۔ مدعا علیہ نمبر3 نے کوئی نئی درخواست دائر نہیں کی30 اپریل، 1954 کو ریاستی حکومت نے51.18 ایکڑ رقبے پر مینگنیز لوہے کی کان کنی کی لیز دی اور32 ایکڑ کے علاقے کے لئے لیز نہیں دی، ڈپٹی کمشنر کو لکھے گئے اپنے خط میں کہا کہ مرکزی حکومت کی ہدایت کے مطابق یہ علاقہ کان کنی لیز کے تحت مدعا علیہ نمبر3 کو دیا گیا تھا جو معدنی رعایتی قواعد کے قاعدہ57 کے تحت ہے۔

اس کے کچھ عرصہ بعد،17 مئی، 1954 کو، اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں آئین کے آرٹیکل226 کے تحت عرضی دائر کی، جس میں مرکزی حکومت، مدعا علیہ نمبر2 کے اس حکم کو منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی تھی، جس علاقہ میں مدعا علیہ نمبر3 کو متنازعہ32 ایکڑ زمین دی گئی تھی۔

ہائی کورٹ نے اس عرضی کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ راحت دینے کے لئے ضروری ہے کہ مرکزی حکومت کے حکم کو منسوخ کیا جائے اور چونکہ ہائی کورٹ اس تک نہیں پہنچ سکا، لہذا ریاستی حکومت کو مرکزی حکومت کے حکم کو نظر انداز کرنے کی ہدایت دینا نامناسب ہوگا۔ اس حکم کے خلاف یہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

اس اپیل کی کوئی طاقت نہیں ہے۔رٹ پٹیشن میں مرکزی حکومت کی جانب سے مدعا علیہ نمبر3 کو متنازعہ 32 ایکڑ زمین دینے کے حکم کو منسوخ کرنے اور یہ ہدایت جاری کرنے کی استدعا کی گئی تھی کہ درخواست گزار 32 ایکڑ کے مذکورہ علاقے کے سلسلے میں کان کنی کی لیز کا حقدار ہے۔مرکزی حکومت کے اس حکم کو بمبئی ہائی کورٹ منسوخ نہیں کرسکتا تھا، کیونکہ اس نے مرکزی حکومت پر علاقائی دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کیا تھا۔ہائی کورٹ اس وقت تک ایسی ہدایات جاری نہیں کرسکتا جب تک مرکزی حکومت کی جانب سے مدعا علیہ نمبر3 کو 32 ایکڑ کی کان کنی کی لیز دینے کے حکم کو رد نہیں کیا جاتا۔

معاملے کے اس نقطہ نظر میں، اپیل کنندہ کی طرف سے زور دیئے گئے نکات پر غور کرنا غیر ضروری ہے کہ مرکزی حکومت کا حکم اس کے دائرہ اختیار میں نہیں تھا کیونکہ اس نے اپیل کنندہ کو نوٹس جاری کیے بغیر یا اسے مدعا علیہ نمبر3 کی طرف سے دائر نظر ثانی درخواست پر سماعت کا موقع دیے بغیر اسے جاری کیا۔اس شکل میں یہ سوال ہائی کورٹ کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا اور اگر یہ اٹھایا گیا ہوتا تو اس میں مداخلت کرنا ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔

یہ بھی زور دیا گیا ہے کہ مرکزی حکومت کو قواعد کی دفعہ 57 کے تحت 7 اپریل 1954 کے حکم کو جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، جبکہ حقیقت میں، مدعا علیہ نمبر3 کی طرف سے نظر ثانی کی کوئی درخواست اس کے سامنے زیر التوا نہیں تھی، کیونکہ مدعا علیہ نمبر3 کی طرف سے 26 نومبر 1951 کو دائر نظر ثانی کی درخواست کو مرکزی حکومت نے 5 ستمبر 1952 کو نمٹا دیا تھا۔تاہم، مرکزی حکومت کی طرف سے ریاستی حکومت کو 5 ستمبر 1952 کو لکھے گئے خط کے ذریعے نظر ثانی کی درخواست کو حتمی طور پر نمٹا نہیں دیا گیا۔اس خط میں ریاستی حکومت سے درخواست گزار کو دیے گئے امکانی لائسنس کا رقبہ گھٹا کر 51 ایکڑ کرنے اور 32 ایکڑ کے بقیہ علاقے کو دوبارہ دینے کے لیے کھولنے کو کہا گیا تھا۔خط میں مرکزی حکومت کی جانب سے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے کہ مرکزی حکومت نظر ثانی درخواست کو کس طرح نمٹا رہی ہے۔ریکارڈ پر موجود متعدد خطوط سے یہ واضح ہے کہ مرکزی حکومت نے اس سے پہلے نظر ثانی کی کارروائی کو کبھی نمٹانے کی کوشش نہیں کی۔مدعا علیہ 3 کو ان خطوط سے مطلع کیا گیا تھا کہ یہ معاملہ زیر غور ہے۔لہٰذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ 7 اپریل 1954 کو مرکزی حکومت کے پاس کوئی نظر ثانی درخواست زیر التوا نہیں تھی، جب اس نے

20 اکتوبر 1951 کے ریاستی حکومت کے احکامات کو منسوخ کرتے ہوئے حکم جاری کیا تھا اور ریاستی حکومت کو مدعا علیہ نمبر 3 کو 32 ایکڑ رقبے پر مینگنیز کی کان کنی کی لیز دینے کی ہدایت دی تھی۔ بشرطیکہ وہ بصورت دیگر اہل ہو۔

لہذا اپیل کی کوئی طاقت نہیں ہے اور اس کے ذریعہ اسے قیمت کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.06.12 15:08
I am the author of this document